قربانی کے جانور میں عمر کا خیال رکھنا ضروری ہے

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

السنّ الواجب مراعاته في الأضحية

فتوى:موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۱۸۹۹: قربانی کے جانور میں عمر کا خیال رکھنا ضروری ہے

سوال: کیا قربانی کے جانور کے لیے کوئی عمر معین ہے ؟ اور کیا ڈیڑھ سال کی گائے قربانی میں ذبح کی جا سکتی ہے؟

بتاریخ ۱۰-۱۰-۲۰۱۳ کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمد للہ

علماء کرام (رحمہم اللہ) کا اتفاق ہے کہ شریعت مطہرہ نے قربانی کے جانور کے لیے عمر کی حد متعین کی ہے، اور اس متعینہ حدود سے کم عمر کا جانور ذبح کیا جائے تو اس کی قربانی نہیں ہو گی.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 176).

اس کی دلیل کئی ایک احادیث میں پائی جاتی ہیں۔

ذیل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

بخاری اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

”میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: (شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ)

”تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے“

تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میرے پاس گھر کی ایک بکری کا جذعہ ہے“.

صحیح بخاری حدیث نمبر (5556)، و صحیح مسلم حدیث نمبر(1961)۔

اور ایک روایت میں: (عَنَاقٌ جَذَعَةٌ)”ایک سال سے کم کی پٹھیا“ کے لفظ ہیں.

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے:

”میرے پاس جذعہ ہے جو (دانت والے جانور سے) دوندے سے بھی بہتر ہے، کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ “

تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ)

”تم اسے ہی ذبح کرلو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی“۔

اور ایک روایت میں ہے:

”تیرے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے “

پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ)

”جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کرلیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کو جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے“۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563).

اس حدیث میں ہے کہ بکری کا جذعہ قربانی کے لیے کفائت نہیں کرے گا، اور جذعہ کا معنی آگے بیان کیا جارہا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ ((تھذیب السنن)) میں کہتے ہیں:

قولہ: "اور تیرے بعد کسی اور کے علاوہ کفائت نہیں کرے گا"

یہ قطعی نفی ہے کہ اس کے بعد کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے"۔ انتہی.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”دو دانتے (دوندا) کے علاوہ کوئی جانور ذبح نہ کرو، لیکن اگر تمہیں وہ ملنا مشکل ہو جائے تو پھر بھیڑ کا جذعہ ذبح کر لو“۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1963).

اس حدیث میں بھی اس بات کی صراحت پائی جاتی ہے کہ دو دانتا جانور ہی ذبح کرنا ضروری ہے، لیکن بھیڑ کی نسل سے جذعہ کفائت کر جائے گا.

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کرام کا کہنا ہے کہ:

”مسنّہ، اونٹ، گائے، بکری میں سے دو دانتے اور اس سے زیادہ والے کو کہتے ہیں، یہ صراحت اس لیے ہے کہ

بھیڑ کے جذعہ کے علاوہ کوئی بھی جذعہ کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے"۔انتہی.

اور حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"حدیث کا ظاہر یہ تقاضا کرتا ہے کہ: بھیڑ کا جذعہ بھی اس وقت جائز ہے جب دو دانتا نہ ملے، اور اجماع اس کے خلاف ہے، چنانچہ اس کی تاویل کرنا ضروری ہے کہ اسے افضلیت پر محمول کیا جائے گا، اور اس کی تقدیر یہ ہو گی کہ: مستحب یہ ہے کہ دو دانتے کے علاوہ کچھ نہ ذبح کیا جائے"۔انتہی . دیکھیں: التلخیص (4 / 285).

اور امام نووی رحمہ اللہ نے بھی مسلم کی شرح میں ایسے ہی کہا ہے.

اور عون المعبود میں ہے:

"یہی تاویل لازمی اور متعین ہے"۔ انتہی.

پھر قربانی میں بھیڑ کے جذعہ کے جواز میں کچھ حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے:

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ہم نے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ کی قربانی کی"۔ سنن نسائی حدیث نمبر (4382)، حافظ

رحمہ اللہ نے اس کی سند کو قوی کہا ہے، اور علامہ البانی
رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں قربانی کی شروط میں ہے:

دوسری شرط:

وہ جانور قربانی کی عمر کو پہنچا ہوا ہو، وہ اس طرح کہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے دو دانتا ہو یا اس سے زیادہ ہو، یا پھر بھیڑ میں سے جذعہ سے بڑا ہو، بھیڑ کے علاوہ دو دانتے سے کم عمر کا کوئی جانور قربانی کے لیے جائز نہیں ہے، اور نہ ہی بھیڑ کے جذعہ سے کم عمر کا...

اس شرط پر سب فقہاء متفق ہیں، لیکن جذعہ اور دو دانتا کی تفسیر میں ان کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے"۔ انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ(5 / 83).

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جن جانور کی قربانی کی جاتی ہے ان میں سے بکری کے جذعہ کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے، صرف بھیڑ کے جذعہ کی قربانی ہو سکتی ہے، بلکہ سب جانوروں میں سے دو دانتا یا اس سے زیادہ عمر کا جانور ذبح کرنا جائز ہے، اور سنت نبویہ کے مطابق بھیڑ کا جذعہ قربانی کیا جا سکتا ہے"۔ انتہی

دیکھیں: ترتیب التمھید(10 / 267).

اور ((المجموع)) میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے دو دانتا ہی قربانی کرنا جائز ہے، اور بھیڑ کا جذعہ ذبح کیا جا سکتا ہے، اور یہ مذکورہ اشیاء قربانی میں کفائت کرتی ہیں، الا یہ کہ جو ہمارے اصحاب ابن عمر اور امام زھری نے بیان کیا ہے کہ:

"بھیڑ میں سے جذعہ کفائت نہیں کرتا"

اور عطاء، اوزاعی کہتے ہیں کہ: اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ سب کا جذعہ کفائت کرے گا"۔ انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (8 / 366).

دوم:

بالتحدید قربانی کی عمر میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

احناف اور حنابلہ کے ہاں بھیڑ میں سے جذعہ اسے کہتے ہیں جو مکمل چھ ماہ کا ہو.

اور مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں جذعہ ایک سال کا شمار ہوتا ہے.

اور مسنہ یعنی دو دانتا جانور: احناف، مالکیہ اور حنابلہ کے ہاں بکری میں دو دانتا ایک سال کا ہے، اور شافعیہ کے ہاں دو سال کا.

گائے میں سے احناف، شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں دو دانتا وہ ہے جو مکمل دو سال کا ہو، اور مالکیہ کے ہاں مکمل تین برس کا.

اور اونٹ میں سے احناف، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ کے ہاں دو دانتا وہ ہے جو مکمل پانچ برس کا ہو.

دیکھیں: بدائع الصنائع (5 / 70) البحر الرائق (8 / 202) التاج والاکلیل (4 / 363) شرح مختصر خلیل (3 / 34) المغنی (13 / 368).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ((احکام الاضحیۃ)) میں کہتے ہیں:

"اونٹ میں سے دو دانتا وہ ہے جو مکمل پانچ برس کا ہو، اور گائے میں سے مکمل دو سال کا، اور بکری میں سے ایک سال کا.

اور جذعہ جو نصف سال کا ہو، چنانچہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے دو دانتے سے کم عمر کا جانور قربانی کرنا صحیح نہیں ہے، اور نہ ہی بھیڑ میں سے جذعہ سے چھوٹا جانور" انتہی۔

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

”شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بھیڑ میں سے چھ ماہ کا جانور قربانی کے لیے جائز ہے، اور بکری میں سے ایک برس اور گائے میں سے دو سال، اور اونٹ میں سے پانچ برس کا قربانی کرنا جائز ہے، اس سے چھوٹا جانور نہ تو جج کی قربانی میں لگے گا اور نہ ہی عام قربانی میں، کیونکہ کتاب و سنت کے دلائل ایک دوسرے کی تفسیر کرتے ہیں“ انتہی۔

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 377).

اور کاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عمروں کا یہ اندازہ جو ہم نے کہا ہے وہ نقص کو منع کرنے کے لیے ہے نہ کہ زیادہ کو؛ تا کہ اگر کوئی شخص اس سے کم عمر کا جانور ذبح کرے تو یہ جائز نہیں ہو گا ، اور اگر وہ اس سے بڑی عمر کا جانور ذبح کرتا ہے تو جائز ہو گا، اور یہ افضل ہو گا، اور قربانی میں نہ تو حمل اور نہ ہی چھوٹا سا بچہ، اور نہ ہی بچھڑا، اور فصیل ذبح کرنا جائز ہے، کیونکہ شریعت میں وہی عمریں بیان ہوئی ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ان کا نام نہیں لیا گیا" انتہی۔

دیکھیں: البدائع الصنائع (5 / 70).

چنانچہ اس سے یہ واضح ہوا کہ دو سال سے چھوٹی گائے ذبح کرنا جائز نہیں ہے، کسی بھی امام نے اسے جائز نہیں کہا ہے۔

واللہ اعلم۔

سائٹ اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا:azeez90@gmail.com)